مدینہ سے شام تک

(فِی مَقتَلِ مَن قَالَ اَنَا قَتِیلُ العَبرَۃِ)

[حصّہ اول]

مؤلف

محققِ وحید حضرت علامہ

محمود بن السید مہدی موسوی دہ سرخی

مترجم

علامہ الطاف حسین کلاچی

پرنسپل مدرسہ باب العلم تونسہ شریف

نظرِ ثانی

حجۃ الاسلام علامہ ریاض حسین جعفری فاضلِ قم

ناشر

ادارہ منہاج الصالحین

جناح ٹاؤن' ٹھوکر نیاز بیگ' لاہور

فون: 5425372

کتاب : مدینہ سے شام تک (حصہ اول)

مؤلف : محقق وحید حضرت علامہ محمود بن السید مہدی موسوی دہ سرخی

مترجم : علامہ الطاف حسین کلاچی

نظر ثانی : حجۃ الاسلام علامہ ریاض حسین جعفری فاضل قم

پروف ریڈنگ : غلام حبیب ، محمد عمران حیدر

اشاعت : مئی 2010ء

صفحات : 416

ہدیہ : 400 روپے

ملنے کا پتہ

ادارہ منہاج الصالحین ۔ لاہور

الحمد مارکیٹ فسٹ فلور دکان نمبر 20 ۔ غزنی سٹریٹ ۔ اردو بازار ۔ لاہور

فون: 042-37225252 ، 0301-4575120

ترتیب

ہاشم مخزومی اور امام حسینؑ

ناسخ، ج ۲، ص ۱۲۸، سفر عراق کے دوران ہاشمی مخزومی نے امامؑ کے ساتھ ملاقات کی۔ پوچھا: اے فرزند رسولؐ اللہ! کہاں جا رہے ہیں؟ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپؑ عراق کی طرف جا رہے ہیں۔ آپ کے اس سفر سے مجھے خوف محسوس ہو رہا ہے۔ آپ اس ریاست کی طرف جا رہے ہیں جہاں کے حکمران فرعون صفت ہیں۔ درہم و دینار کے پرستار ہیں۔ ایسے لوگ آپ کی نصرت کیسے کر سکتے ہیں۔

امامؑ نے فرمایا: خداوند تعالیٰ تجھے جزائے خیر عطا فرمائے۔ تو نے شفقت و محبت پیش کی ہے لیکن میں نے سفر عراق کو ہر صورت اختیار کرنا ہے۔

فرزدق اور امام حسینؑ

ناسخ، ج ۲، ص ۱۳۰، لہوف، ص ۳۳۷، مقتل خوارزمی، ص ۲۲۳، جلاء العیون، ص ۵۲۵، ارشاد شیخ مفید، ص ۲۱۸ ان رواۃ کے علاوہ اور بہت سے راویوں نے فرزدق سے روایت کی ہے۔

فرزدق کہتے ہیں: ۶۰ ہجری کا زمانہ تھا، میں نے اپنی والدہ کے ساتھ حج کے لیے مکہ معظمہ کا عزم کیا۔ جب میں حرم میں داخل ہوا تو میری ملاقات امام حسینؑ کے ساتھ ہوئی۔ آپؑ اس وقت اپنے ساز و سامان اور اسلحہ کے ساتھ حرم سے باہر آ رہے تھے۔ میں نے سمجھ لیا کہ آپؑ سفر کے لیے حرم سے باہر آ رہے ہیں۔ میں جلدی کے ساتھ آپؑ کے حضور آیا اور سلام کیا اور عرض کیا:

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا مقصود بنایا ہے اور دونوں جہانوں کا مرکز بنایا ہے۔ میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہو جائیں، اتنی جلدی میں کیوں ہیں؟ مناسک حج کی ادائیگی کے زمانے میں حرم سے باہر جا رہے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: اگر میں نے جلدی نہ کی تو گرفتار کر لیا جاؤں گا۔ پھر آپؑ نے عراق کے حال پوچھے تو میں نے عرض کیا: آپؑ نے ایک صاحب فکر و دانش بینش فرد سے سوال کیا ہے۔ لوگوں کے دل تو آپؑ کے ساتھ ہیں لیکن ان کی تلواریں بنو اُمیہ کے ساتھ ہیں۔ لیکن وہی ہوگا جو خدا چاہے گا۔

آپؑ نے فرمایا: تو نے سچ کہا ہے۔ تمام امور کی زمام قدرت کے ہاتھ میں ہے۔ وہ ہر روز اور ہر لحظہ اپنے بندوں کے امور کی تدبیر کرتا رہتا ہے۔ جو فیصلہ میرے اللہ نے میرے حق میں کیا ہے وہ مجھے قبول ہے۔ میں اس کی نعمتوں پر شکر کروں گا اور اس سے نصرت چاہوں گا۔ اس کا شکر ادا کرنے کے لیے اس سے توفیق طلب کروں گا۔

اگر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ میری اُمید کے برعکس ہوا جب کسی فرد کی نیت حق و حقیقت ہو اور اس کا سلوک تقویٰ کی بنیاد پر ہو تو پھر اُسے دنیا کے مصائب کی پروا نہیں کرنی چاہیے۔ میں نے عرض کیا: آپؑ نے حق فرمایا ہے۔ خداوند تعالیٰ آپ کو اپنے مطلوب تک رسائی عطا فرمائے۔ جس چیز کا آپ کو خوف ہے اُسے دُور فرمائے۔ میں نے حج کے مسائل پوچھے اور وداع کیا۔

مقتل خوارزمی ص ۲۲۳ میں ہے، فرزدق نے عرض کیا: میں قربان ہو جاؤں آپؑ نے اہل کوفہ پر کیسے اعتماد کر لیا ہے۔ انھوں نے آپؑ کے چچازاد جناب مسلم کو شہید کر دیا ہے۔ جب آپؑ نے سنا تو آپؑ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آپؑ نے رو دیا۔ آپؑ نے فرمایا: خداوند تعالیٰ مسلم کے حال پر رحم فرمائے، وہ خداوند تعالیٰ کی طرف اور اس کے رضوان کی طرف چلے گئے ہیں۔ انھوں نے اپنا وظیفہ پورا کر دیا، ہمارا وظیفہ باقی ہے۔ پھر آپؑ نے یہ اشعار پڑھے:

فَإِنْ یَکُنِ الدُّنْیَا تعد نَفِیْسَۃً
فَإِنَّ ثَوَابَ اللّٰہِ اَعْلٰی وَاَنْبَلُ

وَاِنْ تَكُنِ الْاَبْدَانُ لِلْمَوْتِ اُنْشِئَتْ
فَقَتْلُ امْرِءٍ فِي اللّٰهِ بِالسَّيْفِ اَفْضَلُ
وَاِنْ تَكُنِ الْاَرْزَاقُ قِسْمًا مُقَدَّرًا
فَقِلَّةُ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الرِّزْقِ اَجْمَلُ
وَاِنْ تَكُنِ الْاَمْوَالُ لِلتَّرْكِ جَمْعُهَا
فَمَا بَالُ مَتْرُوكٍ بِهِ الْمَرْءُ يَبْخَلُ

(یہ اشعار فرزدق کی دوسری ملاقات میں تھوڑے سے فرق کے ساتھ موجود ہیں)

"اگر دنیا بہترین چیز شمار ہوتی ہے لیکن وہ اجر و ثواب جو اللہ کے پاس ہے اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اگر یہ جسم پیدا ہی موت کے لیے کیے گئے ہیں تو اس مرنے کے مقابلے میں شہادت ایک عظیم سعادت ہے۔ اگر رزق کی تقسیم تقدیر کے ہاتھ میں ہے تو انسان کا حریص نہ ہونا اس کے لیے خوبصورت ہے۔ سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اگر مال دنیا کا جمع کرنا ہے ہی صرف اس لیے ہے کہ اس کو چھوڑ جانا ہے تو پھر ایسے مال کو بچا بچا رکھنا اور بخیل ہونا یہ سب پھر کیا ہے؟ ایسے رزق کو اللہ کے راستے میں کیوں خرچ نہیں کرتا؟"

فرزدق نے آپؑ سے وداع کیا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ مکہ معظمہ کی طرف رخصت ہو گیا۔

فرزدق وہی عرب شاعر ہے جس نے امام زین العابدین علیہ السلام کی مدح میں قصیدہ کہا جس کا پہلا مصرعہ ہے (ھذا الذی تعرف البطحاء وطأته الخ) ان اشعار کے شاعر کا اختلاف ہے کہ یہ اشعار کس شاعر کے ہیں۔ اس معاملے میں حتمی

خوارزمی، ص ۲۲۳، اور مقتل مقرم، ص ۲۰۸ کی طرف رجوع کیا جائے۔

کتاب حیات الحسینؑ کی جلد ۳ ص ۶۱ پر صاحب کتاب نے کہا ہے۔ فرزدق شاعر تھا اور ایک عالم بھی تھا۔ اُسے معلوم تھا امام حسینؑ جلد شہید ہو جائیں گے اسی لیے اُس نے ان کی نصرت سے اعراض کیا۔ جب ایک عالم کا یہ حال ہے تو ایک جاہل و نادان کے بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے۔

عمرو بن سعید اور امام حسینؑ

تاریخ، ج ۲، ص ۱۲۳ عمرو بن سعید جو یزید کا عامل تھا اس پر امام حسینؑ کا سفر عراق بھاری گزرا۔ کہیں لوگ امام حسینؑ کے ساتھ نہ ہو جائیں اور یزید کے خلاف جنگ ہو جائے اور یزید کی حکومت میں شگاف پڑ جائے۔ تو اُس نے اپنے بھائی یحییٰ بن سعید بن عاص کو آپ کی طرف بھیجا۔ اس کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے۔ جب یہ لوگ امام حسینؑ کے پاس پہنچے تو انھوں نے کہا: آپ کہاں جاتے ہیں؟ آپ واپس چلیں اپنی جگہ پر اقامت پذیر ہو جائیں۔

اس مقام پر فریقین میں کافی "تو تو مَیں مَیں" ہوئی۔ دونوں طرف سے تازیانے ایک دوسرے پر کھینچے گئے لیکن امام حسینؑ نے اپنے جانثاروں کو اجازت نہ دی۔ پھر وہ واپس چلے گئے اور امام حسینؑ کا راستہ چھوڑ دیا۔ عمرو بن سعید کے ساتھی چیخ چلا رہے تھے۔

اے حسینؑ! خدا کا خوف کرو۔ مسلمانوں کے اجتماع سے باہر نہ جاؤ اور اُمت کے درمیان تفرقہ پیدا نہ کرو۔ آپؑ نے فرمایا: جو میرا کام ہے وہ میں کروں گا جو تمہارا کام ہے وہ تم کرو۔ تم میرے کام سے بیزار ہو، میں تمہارے کام سے بیزار ہوں۔ یہ فرمایا اور سفر کی طرف گامزن ہو گئے۔